بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۲ شعبان ۱۳۸۸ھ — ۲۵ اخاء ۱۳۴۷ ہش — ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۸ء | نمبر ۲۴۱

۹۱ اخبار احمدیہ

۔۰ ربوہ ۲۴ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۔۰ ربوہ ۲۴ اخاء۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تو بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے لیکن تھکان کا اثر ابھی چل رہا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین

۔۰ کراچی ۲۳ اخاء (بذریعہ تار) مکرم الحاج مسعود احمد صاحب خورشید بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ ان کے والد الحاج حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کو کمزوری بے حد ہو رہی ہے۔ گردے اور پھیپھڑے کام نہیں کر رہے۔ گلوکوز اور آکسیجن دی جا رہی ہے۔ احباب خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولوی صاحب کو اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

۔۰ خاکسار کے بھائی مرزا منصور احمد صاحب عربی کی اعلیٰ تعلیم کے لئے لبنان جا رہے ہیں۔ آپ انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۴ اخاء کو بروز جمعرات کراچی کے لئے روانہ ہوں گے۔ اور وہاں سے اتوار کو پی۔ آئی۔ اے سے لبنان کے لئے پرواز کریں گے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو اور اس سفر کو دین و دنیا کے لئے بابرکت بنائے آمین

(مرزا انشاء احمد ابن محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا)

ضروری اعلان و درخواست دعا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مملکت خداداد پاکستان کا دارالحکومت اسلام آباد اب آباد ہو چکا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اسلام آباد میں مقامی جماعت کے قیام کی منظوری عطا فرما دی ہے۔ جو احباب جماعت اسلام آباد تشریف لائیں وہ مکان نمبر ۴/۹ ۔ سیکٹر جی ۶/۲ اسلام آباد سے رابطہ قائم کریں۔ اسی جگہ نماز جمعہ ادا کی جاتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل اور رحم سے ہماری اس مقامی جماعت کو ہر لحاظ سے ترقی عطا فرمائے اور ہمیں حضور ایدہ اللہ کی توقعات کے مطابق کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

(چوہدری عبدالحق ورک
مکان نمبر ۲۷/۶ سیکٹر جی ۶/۲ اسلام آباد)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تکبر اور شرارت سے ستّر برس کے عمل ضائع ہو جاتے ہیں

انسان کو چاہیئے کہ کبھی خدا تعالیٰ پر اعتراض نہ کرے۔

"تکبر اور شرارت بُری بات ہے۔ ایک ذرا سی بات سے ستّر برس کے عمل ضائع ہو جاتے ہیں۔ لکھا ہے کہ ایک شخص عابد تھا وہ پہاڑ پر رہا کرتا تھا۔ مدت سے وہاں بارش نہیں ہوئی تھی۔ ایک دفعہ بارش ہوئی تو پتھروں پر اور روڑیوں پر بھی ہوئی تو اس کے دل میں اعتراض پیدا ہؤا کہ ضرورت تو بارش کی کھیتوں اور باغات کے واسطے ہے یہ کیا بات ہے کہ پتھروں پر ہوئی۔ یہی بارش کھیتوں پر ہوتی تو کیا اچھا ہوتا۔ اس پر خدا تعالیٰ نے اس کا سارا ولی پن چھین لیا۔ آخر وہ بہت ساغمگین ہؤا اور کسی اور بزرگ سے استمداد کی تو آخر اس کو پیغام آیا کہ تُو نے اعتراض کیوں کیا تھا تیری اس خطا پر عتاب ہؤا ہے۔ اس نے کسی سے کہا کہ ایسا کر کہ میری ٹانگ میں رسہ ڈال کر پتھروں پر گھسیٹ۔ پر اس نے کہا کہ ایسا کیوں کروں۔ اس عابد نے کہا کہ جس طرح میں کہتا ہوں اسی طرح کرو۔ آخر اس نے ایسا ہی کیا۔ یہاں تک کہ اس کی دونوں ٹانگیں پتھروں پر گھسٹنے سے چھل گئیں۔ تب خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ بس کر اب معاف کر دیا۔ اب دیکھو کہ لوگ کتنے اعتراض کرتے ہیں۔ ذرا زیادہ بارش ہو جائے تو کہتے ہیں کہ ہم کو ڈبونے لگ گیا ہے اور ذرا توقف بارش میں ہو تو کہتے ہیں کہ اب ہم کو مارنے لگا ہے۔ یہ اعتراض کیسے بُرے ہوتے ہیں دیکھو تقویٰ کیسے گم ہو گیا ہے۔ اگر ایک دو آنے رستے میں مل جاویں تو جلدی سے اٹھا لیتا ہے اور پھر اس کو کسی سے نہیں کہتا حالانکہ تقوے کا کام یہ تھا کہ وہ اس کو سب کو سناتا اور جس کے ہوتے اس کے حوالے کرتا۔ پھر کہتے ہیں کہ بارش نہیں ہوتی۔ بارش کیسے ہو اللہ تعالیٰ بہت سے گناہ تو معاف کر ہی دیتا ہے۔ اگر زیادہ بارش ہو تو دہائی دیتے ہیں۔ ان سب حالتوں میں انسان تقویٰ سے خالی ہوتا ہے۔ پس چاہیئے کہ صبر کرے۔ اگر صبر نہ کرے تو پھر کافر ہو کر تو روٹی کھانی حرام ہے انسان کو چاہیئے کہ کبھی خدا تعالیٰ پر اعتراض نہ کرے۔"

(ملفوظات جلد ششم ص۵)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۲۵ اخاء ۱۳۴۷ ہش

روحانی خزائن کی تئیسویں جلد "چشمہ معرفت" اور "پیغام صلح"

سلسلہ "روحانی خزائن" جو شرکت اسلامیہ ربوہ نے زیورِ طبع سے آراستہ کیا ہے۔ اور جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان تصنیفات پر مشتمل ہے اس کی آخری جلد جو اس سلسلہ کی تئیسویں کڑی ہے۔ حضور علیہ السلام کی تصنیفات کا مجموعہ ہے۔ یہ دونوں معرکۃ الآراء کتب حضور علیہ السلام کی حیات طیبہ کا آخری ارمغان ہے۔ جو دراصل ایسے شہ کار ہیں جن کی مثال دنیا کی تاریخ میں نایاب کی حیثیت رکھتی ہے۔

ان میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الٰہی راہ نمائی سے دنیا کے سامنے دنیا میں قیام و استحکام امن کا وہ تیر بہدف اور مجرب المجرب نسخہ پیش کیا ہے جو آج سے چودہ سو سال پہلے اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے توسط سے بذریعہ وحی تفویض فرمایا ہے۔ یہ حسنِ اتفاق ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیفات کا یہ سیٹ جو شرکت اسلامیہ نے شائع کیا ہے تئیس جلدوں پر اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ ۲۳ کا عدد اہل اسلام کے لئے خاص تقدس رکھتا ہے۔ کیونکہ یہ ہمارے آقا سرورِ دوجہاں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہدِ نبوت کے سنوں کا مظہر ہے۔

خیر یہ تو ایک لطیفہ ہے۔ آمدم برسرِ مطلب۔ یہ آخری مجموعہ حضور اقدس علیہ السلام کی دو آخری تصنیفات "چشمہ معرفت اور پیغام صلح" پر مشتمل ہے۔ "چشمہ معرفت" کی تصنیف کا باعث یہ تھا کہ ہندوؤں کے فرقہ آریہ نے جو آج کل دنیا میں سب سے بڑا دشمنانِ اسلام میں سے ایک ہے۔ ایک جلسہ میں مسلمانوں خاص کر جماعت احمدیہ کو مدعو کیا تھا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آریوں کی فطرتی بدخلقی سے واقف ہونے کی وجہ سے شمولیت کو پسند نہیں کرتے تھے۔ مگر آریوں نے نہایت فریبانہ طریق سے آپ کو یقین دلایا کہ مسلمانوں کی دلآزاری کی کوئی بات جلسہ میں ان کی طرف سے نہیں کہی جائے گی۔ حضور اقدس علیہ السلام نے اس یقین دہانی سے متاثر ہو کر جماعت کی ایک تعداد کو شمولیت کی اجازت دے دی۔ اور ایک مضمون بھی جلسہ میں پڑھنے کے لئے تحریر فرمایا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے بذریعہ الہام آپ کو پہلے ہی اس امر کی اطلاع دے دی تھی کہ آریہ اپنے عہد پر قائم نہیں رہیں گے۔ چنانچہ حضور اقدس فرماتے ہیں کہ:۔

"ہماری طرف سے جو مضمون پڑھا گیا وہ اس کتاب کے ساتھ شامل ہے۔ اور پڑھنے والوں کو معلوم ہوگا کہ وہ کس تہذیب سے لکھا گیا تھا اور عجیب تر یہ بات ہے کہ جب میں مضمون ختم کر چکا تھا تو ساتھ ہی مجھ کو یہ الہام خدا کی طرف سے ہوا تھا

انھم ما صنعوا ھو کید ساحر و لا یفلح الساحر حیث اتیٰ۔ انت منی بمنزلۃ النجم الثاقب۔

ترجمہ:۔ آریہ لوگوں نے جو یہ جلسہ تجویز کیا ہے۔ یہ مکار لوگوں کی طرح ایک مکر ہے۔ اور اس کے نیچے ایک شرارت اور بدنیتی مخفی ہے۔ مگر فریب کرنے والا میرے ہاتھ سے کہاں بھاگے گا۔ جہاں جائے گا میں اس کو پکڑوں گا۔ اور میرے ہاتھ چھٹکارا نہیں پائے گا"

"تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ وہ ستارہ جو شیطان پر گرتا ہے۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۷)

الغرض آریوں نے سخت بدعہدی کی اور ایک ایسا مضمون جلسہ میں پڑھا جس میں سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ آریوں کا یہ مضمون بدزبانی اور بداخلاقی کا شہ کار تھا۔ جو مسلمانوں کی سخت دلآزاری کا باعث ہوا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مضمون کا جواب جس سے اسلام کی تمام ادیان پر فوقیت نمایاں ہوتی ہے۔ تحریر فرمایا۔

یہ "چشمہ معرفت" ہے ہمیں یقین ہے کہ جو شخص بھی خلوص دلی اور منصفانہ نگاہ سے اس کتاب کو غور سے پڑھے وہ خواہ کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو نہ صرف اسلام کی حقیقت بلکہ دشمنانِ اسلام کی بے حقیقتی سے واقف ہو جائیگا اس کتاب کے مطالعہ کرنے پر قرآن کریم کی سورۃ علق کا سماں ذہن میں چھا جاتا ہے کتاب میں وہ مضمون بھی شامل ہے جو حضور اقدس علیہ السلام نے آریوں کے اس جلسہ کے لئے تحریر کیا تھا۔ اور جو وہاں پڑھا گیا تھا۔ افسوس ہے کہ آریوں نے اس مضمون کی خلاف ورزی

(باقی دیکھیے صفحہ پر)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم مدظلہا العالی

بنتِ مسیحؑ۔ قوم کی ماں ہیں مبارکہ
نازِ جہان و فخرِ زماں ہیں مبارکہ

"ناصر" کی پھوپھی اور ہیں "محمود" کی بہن
ذریتِ مسیح کی جاں ہیں مبارکہ

ہیں "اماں جان" کی لاڈلی "نواب" کی دلہن
ہر فردِ خانداں کی اماں ہیں مبارکہ

"منصورہ" خلیفۂ ثالث کی والدہ
الغرض سب کی روحِ رواں ہیں مبارکہ

یکتا ہیں علم میں تو عمل میں ہیں بے نظیر
ہمت کی حوصلہ کی جواں ہیں مبارکہ

کیا نثر دلفریب ہے کیا نظم دلپذیر
اک عندلیبِ زمزمہ خواں ہیں مبارکہ

اخلاقِ فاضلہ کا خزینہ ہے ان کی ذات
رحمت بیان و شیریں زباں ہیں مبارکہ

تنویر کو ہے سخت دعاؤں کی احتیاج
اُس بارگاہ کا زندہ نشاں ہیں مبارکہ

تنویر

ذکرِ حبیب علیہ السلام

92

فرمودہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

میری درخواست پر کہ لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع کے لئے "ذکرِ حبیبؑ" کے موضوع پر آپ تقریر کریں۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے باوجود علالت اور کمزوریٔ طبع کے مضمون لکھا۔ بعض کاموں کی وجہ سے آپ لاہور تشریف لے جا رہی تھیں اس نوٹ کے ساتھ "کہ یہ چند حروف امانت ہیں اگر آ گئی تو اپنا لکھا خود پڑھوں گی ورنہ تم" لاہور جاتے ہوئے آپ نے اپنا مضمون مجھے دے دیا۔ طبیعت کی خرابی کی وجہ سے آپ تشریف نہ لا سکیں اور آپ کا مضمون پڑھنے کی مجھے سعادت حاصل ہوئی۔ تمام احبابِ جماعت کی خدمت میں آپ کی صحت۔ درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو تا دیر سلامت رکھے اور ہمیں آپ سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار (اُمِّ متین) مریم صدیقہ

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

وعلٰی عبدہ المسیح الموعود

میری طبیعت میں ضعف اکثر ہو جانے کی وجہ سے روز بروز کمزوری پیدا ہو رہی ہے لکھنے اور بیٹھ کر کچھ کرنے سے خصوصاً۔ اس لئے ذکرِ حبیبؑ کے محبوب موضوع پر زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتی اور حیاتِ چند روزہ کے ساتھ یاد دوں روایتوں کا ذخیرہ بھی شاید ختم ہو رہا ہے کیونکہ اکثر بار بار دہرا دیتی ہوں۔

مَیں نے پہلے ایک بار کہا تھا کہ مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی بیوی نے ایک بار (مَیں چھوٹی ہی تھی ابھی) جگا کر نماز تہجد پڑھوا دی۔ ذرا دیر میں پھر جھنجھوڑنے لگیں کہ اٹھو نماز پڑھو۔ مَیں نے چلّا کر آپ کو پکارا کہ مَیں نماز پڑھ چکی ہوں یہ مجھے جگائی جاتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ بچّوں کو تنگ کرکے نماز نہ پڑھواؤ۔ انہوں نے کہا کہ حضرت وہ تو مَیں نے تہجد پڑھوائی تھی۔ فرمایا ابھی سونے دو اس کی نماز ہو گئی ہے۔

اسی طرح قبل بلوغت کم عمری میں آپ روزہ رکھوانا پسند نہ فرماتے تھے۔ بس ایک آدھ رکھ لیا کافی ہے۔ حضرت امّاں جانؓ نے میرا پہلا روزہ رکھوایا تو بہت بڑی دعوتِ افطار دی تھی یعنی جو خواتینِ جماعت تھیں سب کو بلایا ہوا تھا۔ اس رمضان کے بعد دوسرے یا تیسرے رمضان میں مَیں نے روزہ رکھ لیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا کہ آج میرا روزہ پھر ہے۔ آپ حجرہ میں (جنہوں نے ہمارا گھر قادیان کا دیکھا ہے وہ سمجھ لیں گی کہ کونسا کمرہ تھا) تشریف رکھتے تھے پاس سٹول پر دو پان لگے رکھے تھے غالباً حضرت امّاں جانؓ بنا کر رکھ گئی ہوں گی۔ آپ نے ایک پان اُٹھا کر مجھے دیا کہ لو یہ پان کھا لو تم کمزور ہو ابھی روزہ نہیں رکھنا توڑ ڈالو روزہ۔ مَیں نے پان تو کھا لیا مگر آپ سے کہا صالحہ (یعنی ممانی جان مرحومہ چھوٹے ماموں جان کی اہلیہ محترمہ) نے بھی رکھا ہے ان کا بھی تڑوا دیں۔ فرمایا بلاؤ اس کو بھی۔ مَیں بُلا لائی۔ وہ آئیں تو ان کو بھی دوسرا پان اُٹھا کر دیا اور فرمایا لو یہ کھا لو تمہارا روزہ نہیں ہے۔ میری عمر اس وقت دس سال کی ہو گی غالباً۔

آپ کی زبانِ مبارک میں اثر تھا۔ سرسری طور پر بھی جس بات سے روکا پھر جرأت ہی اس کام کے کرنے کی کبھی نہیں ہوتی تھی۔ نماز اگر اندر کبھی پڑھتے بوجہ علالتِ طبع یا ضعف کے تو زنانہ میں جماعت بھی ہوتی خود نماز پڑھاتے تھے اکثر مغرب اور عشاء کی نماز ہی باجماعت اندر ادا فرمائی ہے اور مقتدی ہم سب گھر والے اور دیگر احمدی خواتین ہوتی تھیں۔

مجھے قینچی سے کھیلتے اور اس کی نوک دوسرے کی جانب کرتے دیکھ کر ایک دفعہ روکا کہ یہ کام نہ کرنا کبھی کسی کے اچانک لگ جائے۔ کسی کی آنکھ ہی پھوٹ جائے تو کیا ہو۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ نہ مَیں چھری چاقو وغیرہ آج تک کسی کو کاٹنے والے رُخ سے پکڑا سکتی نہ کسی کو ایسا کرتے دیکھ سکتی ہوں۔ مجھے تو سُوئی کی سلائی سے بھی مجلس میں یا بچّوں کے سامنے بے دھیان کوئی بُن رہا ہو تو ڈر لگتا ہے کہ اب کسی کو چُبھی خدانخواستہ۔

حضرت امّاں جانؓ کی بے حد قدر و قیمت آپ کی نظر میں تھی اور بہت زیادہ دلداری بہت خیال حضرت امّاں جانؓ کا رکھتے تھے اس کا نقش میرے دل پر اب تک ہے مگر ایک بار مَیں نے دیکھا کہ جب آپ نے ضروری سمجھا تو حضرت امّاں جانؓ کی بھی تربیت فرمائی۔ ایک واقعہ عرض ہے بس یہی ایک بات دیکھی اور کبھی نہیں اور خود حضرت امّاں جانؓ بھی تو ایک احسن نمونہ تھیں ضرورت بھی پیش نہیں آئی کبھی بھی۔ صاف نظارہ یاد ہے نیچے کے کمرے کے سامنے کے سہ درے میں نانی امّاں بیٹھی تھیں کسی خادمہ نے ان کا کہنا نہ مانا اور کوئی ایسی بات کہہ دی جس سے غلط فہمی پیدا ہو کر نانی امّاںؒ حضرت امّاں جان سے ناراض ہو گئی

تھیں۔ اس وقت مجھے یاد ہے کہ حضرت نانی اماںؓ غصہ میں کہہ رہی تھیں کہ "لڑکی (حضرت اماں جانؓ کو حضرت نانی اماں لڑکی کہہ کر مخاطب کرتی تھیں) آخر میری بیٹی ہی تو ہے۔ ہاں! میرے حضرت میرے سر کا تاج ہیں بے شک۔ وغیرہ وغیرہ۔

اتنے میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت اماں جانؓ کو اپنے آگے آگے لئے چلے آرہے ہیں اس طرح کہ حضرت اماں جانؓ کے دونوں شانوں پر آپ کے دستِ مبارک ہیں اور حضرت اماں جانؓ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں بہہ رہی ہیں آپ خاموشی سے اسی طرح حضرت اماں جانؓ کو لے کر آگے بڑھے اور اسی طرح حضرت اماں جانؓ کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے نانی اماں کے قدموں پر آپ کا سر جھکا دیا۔ پھر نانی اماںؓ نے حضرت اماں جانؓ کو اپنے ہاتھوں پر سنبھال لیا شاید گلے بھی لگایا تھا اور آپ واپس تشریف لے گئے۔ کچھ سوچیں اس زمانہ کی اولادیں! اکثریت وہ ہوگی جن کو ماؤں کی قدر نہیں۔ احمدی بچیو! اور بہنو! یہ نقشہ جو مَیں نے دیکھا اور یاد رہا اس کو ذرا اپنی چشمِ تصوّر میں لاؤ کہ وہ شاہِ دین اپنی خدا تعالےٰ کی جانب سے خدیجہ لقب پائے ہوئے بیوی امّ المومنین کو جس کی ہر وقت آپ کو خاطر مطلوب تھی اور جس کی عزّت بہت زیادہ آپ کے دل میں تھی۔ اس کی والدہ کی معمولی ناراضگی سُنکر برداشت نہ فرما سکا اور خود لاکر اس کی ماں کے قدموں میں جھکا دیا گویا یہ سمجھایا کہ تمہارا رتبہ بڑا ہے مگر یہ ماں ہے تمہارے لئے بھی اس کے قدموں تلے جنّت ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ۔

ایک دن آپؑ اور حضرت اماں جانؓ دونوں بستر پر نماز پڑھ رہے تھے ایک ہی پلنگ پر۔ جب آپؑ نے سلام پھیرا (دونوں نے بیک وقت سلام پھیرا تھا) تو حضرت اماں جانؓ نے فرمایا میں ہمیشہ دعا کرتی ہوں کہ خدا تعالےٰ مجھے آپؑ سے پہلے وفات دیدے (وفات کے الہامات ان آخری ایّام میں پے در پے ہو رہے تھے اور حضرت اماں جانؓ بہت دفعہ اداس اور بیحد مغموم ہو جاتی تھیں) آپؑ نے جواب میں فرمایا کہ

"اور ہماری ہمیشہ دعا رہتی ہے کہ تم میرے بعد زندہ رہو"

اب مَیں اِس مختصر مضمون کو ختم کرتی ہوں ایک امر کی جانب خصوصاً توجہ دلانے کے بعد کہ علاوہ اپنے اور اپنی اولادوں کے نیک ہونے نیک انجام پانے اور دینی دُنیوی روحانی جسمانی تمام حسنات و برکات کے حصول کی دعاؤں کے علاوہ اوّل ایک خاص دعا پر زور دیں یعنی خلیفۃ المسیح الثالث کے لئے کہ صحت و اعضاء کی سلامتی کے ساتھ بابرکت زندگی عمر میں برکت عطا ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کا عہدِ خلافت بے حد مبارک فرمائے۔ ان پر ہمارے مولا کا سایۂ رحمت رہے وہ ایک عالم کے لئے سایۂ رحمت ہمیشہ ہوں۔ ہر کام ہر قدم پر خدا تعالیٰ کا فضل اور نصرت ان کے شاملِ حال رہے۔ برکاتِ خلافت کا خاص ظہور رہو۔ ہر میدان ہر مقابل میں خدا تعالیٰ خدائے ناصر و نصیر ہمارے خلیفہ کا معین و رفیق و نصیر ہو۔ یاد رہے کہ خلیفہ کے وجود میں ہی کُل جماعت بھی شامل ہے۔ سچّے خلیفہ کی فتح جماعت کی فتح اسلام کی فتح احمدیت کی فتح ہے۔ ہم جو مانگتے ہیں خدا سے خدا کے دین کے لئے ہی مانگتے ہیں۔ ہم شکرِ نعمت کے لئے اس کے عطا کردہ انعام کو اس کے لئے تو مانگتے ہیں! تعلق محبّت سے اس نعمت کی قدر پہچانتے ہوئے خلیفۃ المسیح کے لئے بہت دعا کریں اور سب دعاؤں میں آپ کے لئے اور احمدیت کے غلبہ اور عَلَمِ اسلام کے آپ کے ہاتھوں سے تمام عالَم کے چپّہ چپّہ سے بلند ہونیکی دعا کرتی رہیں۔ پھر خادمِ دین اولادوں اور نسلوں کے لئے بھی دعا پر آج کل خصوصیّت سے زور دیں۔ ہمارے نیک انجام ہوں اور نیک ہی سلسلہ چلے تا قیامت۔ مخالفت بھی آجکل بہت پھیل رہی ہے۔ دعاؤں سے فتح کے دن قریب لائیں کیونکہ ہر مخالفت کے شور و شر کے بعد احمدیت کی ترقی ہوتی ہے۔

اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعاؤں کی جانب سب کو بہت متوجّہ کیا ہے اور کثرت سے جماعت کو دعاؤں کی تاکید کی ہے۔ احمدیوں کو دعا کرنے کی عادت۔ دعا کی اہمیّت کو واضح فرما کر جو آپؑ نے عطا فرمائی وہ بھی ان خزانوں میں ایک بڑا بھاری خزانہ ہے جو مہدیٔ آخر زمان نے لٹانا تھا۔

خود مجھے دعاؤں پر آپؑ کا اکثر بے حد زور دینا یاد آتا ہے۔ معلوم ہوتا تھا کہ یہ بھی آپ کے مشن کا ایک خاص اور اہم رُکن ہے۔ مجھے اکثر فرمایا کہ جب رات کو آنکھ کھلے دعا کیا کرو تمہاری تہجّد ہو جائے گی۔ اب تک جب کروٹ لوں آنکھ ذرا کُھلے تو دعائیں اسی بچپن کی عادت کے مطابق میری زبان پر ہوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر وقت اپنے مالک و خالق سے رشتہ قائم رکھنے اور دعاؤں میں مشغول رہنے کی توفیق بھی دے اور دعاؤں کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

خدا حافظ و ناصر

مبارکہ

[redacted]

لیڈر (بقیہ صہ ۲)

سے بھی کوئی فائدہ نہ اٹھایا اور اپنے عقربی مزاج کا مظاہرہ کرنے سے باز نہ آئے۔

اس جلد میں دوسری کتاب پیغامِ صلح ہے۔ یہ حضور اقدسؑ کی آخری تصنیف ہے۔ اس میں خاص طور پر وہ عظیم الشان نسخۂ امن بیان فرمایا گیا ہے جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ اگر یو۔ این۔ او کی انجمن اس نسخہ کی بناء پر ایک شعبہ قائم کرے تو ہمیں یقین ہے کہ وہ اپنے مقاصد میں سَو فی صد کامیاب ہو سکتی ہے۔

ہمیں الشرکۃ الاسلامیہ کا ممنون ہونا چاہیئے کہ اس نے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات کا سیٹ قابلِ مطالعہ صورت میں علم کے طالبوں کے سامنے رکھ دیا ہے اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ شرکت کو اس سے بھی بیش تر خدمتِ اسلام کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین۔

یہ جلد "روحانی خزائن" کے سائز، سفید کاغذ، لکھائی چھپائی مرغوب ۴۸۸ صفحات پر مشتمل ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع ہو کر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ نے شائع کی ہے۔ شرکت اور دیگر کتب فروشوں سے طلب فرمائیے +

اذکروا موتٰکم بالخیر

مکرم سیّد جنود اللہ صاحب مرحوم

محترمہ مسعودہ اختر صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر سید جنود اللہ صاحب مرحوم

میرے شوہر مکرم حاجی سید جنود اللہ صاحب ڈینٹل سرجن سرگودہا ۱۹۳۳ء میں ترکستان سے ہجرت کر کے قادیان تشریف لائے۔ آپ روسی ترکستان کے شہر کاشغر کے باشندہ تھے اور حنفی المذہب مسلمان تھے۔ جن دنوں حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک جدید کے ماتحت نوجوانوں کو تحریک فرمائی تھی کہ نوجوان اپنے خرچ پر مختلف ملکوں میں اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے چلے جائیں تو گجرات کے ایک احمدی نوجوان محمد رفیق صاحب حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ترکستان روانہ ہو گئے وہ ٹیلر ماسٹر تھے۔ راستہ میں کپڑے سی کر پیسے جمع کرتے پھر آگے چل پڑتے اسی طرح کٹھن منازل طے کرتے ہوئے آخر کاشغر جا پہنچے۔ وہاں کمیونزم نے سر اٹھایا ہوا تھا مسلمانوں کے لئے جان کے لالے پڑ گئے۔ مولوی صاحب مرحوم نے برٹش کونسل خانے میں ملازمت اختیار کی۔ حاجی صاحب مرحوم نے بھی برٹش کونسل خانہ میں ہی پناہ لی تھی۔ اس طرح محمد رفیق صاحب کے ساتھ ان کی ملاقات ہوئی۔ جب بھی مولوی صاحب کو وقت ملتا آپ انہیں تبلیغ کرتے تھے۔ آخر مولوی صاحب کی کوششیں بار آور ہوئیں اور ڈاکٹر صاحب مرحوم آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور پھر اپنا وطن چھوڑ کر ۱۹۳۲ء میں ہجرت کر کے قادیان پہنچے اور حضرت اقدس مصلح موعود کی دستی بیعت سے مشرف ہوئے۔ یہاں پر آ کر اردو زبان سے نا واقفی تھی اجنبی ماحول تھا۔ شروع شروع میں قیام مہمان خانہ میں ہی رہا حضرت میر اسحاق صاحب مرحوم بہت خیال رکھتے اور شفقت سے پیش آتے۔ البتہ حضرت میر صاحب سے فارسی میں گفتگو کر لیتے تھے۔ انہی دنوں جبکہ آپ ابھی مہمان خانہ میں مقیم تھے آپ کے وطن کے ایک غیر احمدی عالم موسیٰ جاراللہ صاحب قادیان آئے۔ انہوں نے آپ کو ورغلانے کی بہت کوشش کی۔ جس کے نتیجہ میں آپ شش و پنج میں پڑ گئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور خشوع خضوع سے دعائیں کرنے لگے۔ اس کے نتیجہ میں آپ نے خواب دیکھا کہ بہشتی مقبرہ سے دعا کر کے واپس لوٹ رہا ہوں تو پیچھے سے کوئی شور اٹھا ہے جس سے ڈر کر میں دوڑنا شروع کر دیتا ہوں دوڑتے دوڑتے سیدھی سڑک کے آخر پر ایک کمرہ ہے۔ جس کا دروازہ کھلا ہے میں اس میں داخل ہو جاتا ہوں کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں حضرت مصلح موعود ٹہل رہے ہیں میں نے آپ کو السلام علیکم عرض کیا۔ آپ کے ساتھ ہی حضرت سیدہ ام طاہر بھی بیٹھی ہیں میں خیال کرتا ہوں کہ یہ میری والدہ ہیں۔ اس لئے پردہ نہیں کیا۔ بیدار ہونے پر دل میں خوشی ہوئی اور حضرت مسیح موعود کے مزار پر دعا کے لئے گیا۔ تمام شک و شبہات ختم ہو گئے اور میرا سینہ آئینہ کی طرح صاف و شفاف ہو گیا۔ مسجد مبارک میں نماز کے بعد جب حضرت اقدس نے بعض افراد سے بیعت لی تو میں نے بھی بیعت کے الفاظ دہرا کر دوبارہ بیعت کی اور اس کے بعد جو عہد بیعت حضور سے باندھا اسے تمام عمر نہایت مخلصانہ طور پر والہانہ لگاؤ کے ساتھ نبھایا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ مرحوم نہایت بلند اخلاق کے مالک تھے۔ جو بھی ایک دفعہ آپ سے ملتا۔ ہمیشہ کے لئے گرویدہ ہو جاتا۔ نہایت میٹھی زبان سے ٹھہر ٹھہر کر گفتگو کرتے اپنے اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے امیروں غریبوں میں یکساں مقبول تھے۔ ہر ایک کے ساتھ ہمدردی سے پیش آتے۔

پاکستان آکر ڈینٹل سرجری میں اتنی قابلیت پیدا کی کہ سرگودہا شہر میں غیر معمولی شہرت ہوئی۔ دور دور سے لوگ علاج کے لئے آتے آپ نے جب کبھی کسی مریض کو دیکھا مخلصانہ مشورہ دیا۔ لالچ کبھی نہ کیا۔ خدا تعالیٰ نے قناعت کی دولت سے آپ کو مالا مال کیا ہوا تھا۔ غریبوں کا مفت علاج کرتے۔ بچوں بوڑھوں کے علاج کی فیس نہ لیتے تھے۔ اسکے باوجود خدا تعالیٰ نے ہر طرح فراوانی عطا کی لوگ حیران ہوتے کہ فیس نہیں لیتے گذارہ کیسے چلتا ہوگا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اسی میں برکت دی ہوئی تھی

طبیعت میں خودداری بھی بہت تھی۔ سخاوت بھی بدرجہ اتم پائی جاتی تھی جب بھی صدقہ خیرات کرنا ہوتا تو حقدار کا خیال رکھتے۔ اپنے حسن اخلاق کی وجہ سے اعلیٰ و ادنیٰ میں ہر دلعزیز تھے۔ ہر محکمہ میں شناسائی تھی۔ لوگوں کی بہت مدد کرتے تھے۔ اگر سفارش جائز ہوتی تو حکام بالا تک پہنچ کر کام کروا دیتے۔ اور کام ہو جانے پر روحانی سرور پاتے۔ ابھی پچھلے سال کی بات ہے کہ ان کے اپنے بچے جنود احمد کو گورنمنٹ کالج سرگودہا میں داخلہ لینا تھا آپ بوجہ بیماری جا تو نہیں سکتے تھے ہمدردانہ نعارفی خط لکھدیا۔ جنود احمد کے ساتھ ایک اور احمدی بچے نے بھی داخلہ کی درخواست دی جو نامنظور ہوئی۔ آپ اس بات پر تڑپ اٹھے اور پرنسپل صاحب کو خط لکھا کیا وجہ ہے کہ میرے بچے کو داخلہ آسانی سے مل گیا لیکن ایک غریب بچے کو محروم کر دیا۔ اگر غریب باپ کا بچہ ہونے کی وجہ سے وہ آپ کے کالج میں نہیں پڑھ سکتا تو براہ مہربانی میرے بچے کو اس شرف سے محروم کر دیں۔ اگر آپ کو تعداد کی وجہ سے عذر ہو تو پھر میں اپنا حق چھوڑتا ہوں اور اسکے داخلے کی سفارش کرتا ہوں۔ یہ خط پڑھ کر پرنسپل صاحب بہت شش و پنج میں پڑ گئے آخر انہوں نے دونوں کو داخل کر لیا۔ اور آج وہ بچہ ایف اے سیکنڈ ایئر کا طالب علم ہے۔ اس طرح بے شمار مثالیں ہیں کہ آپ نے اپنا حق چھوڑ دیا اور دوسرے کو مقدم سمجھا مگر خدا تعالیٰ نے آپ کو اپنا حق بھی دیا اور دوسرے کا کام بھی بن گیا۔

غرباء سے بھی بہت محبت رکھتے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتے ایک غریب احمدی کی بیٹی کی شادی تھی۔ اس نے آپ سے ذکر کیا تو دوڑ دھوپ کر کے کافی رقم جمع کر کے اس کو دی جس سے اس نے اپنی بیٹی کی شادی بڑی خوش اسلوبی سے کر دی لوگ غریبوں کے ہاں جانا پسند نہیں کرتے لیکن آپ امراء کی دعوتوں کو چھوڑ کر غرباء کی دعوتوں میں ضرور شریک ہوتے اور روحانی خوشی محسوس کرتے۔ جانوروں اور پرندوں کا بھی بہت خیال رکھتے تھے۔ اپنے بچوں کی تربیت کا ہر دم خیال رکھتے۔

مہمان نوازی بھی بہت تھی۔ شاید ہی کوئی دن رہا ہوگا جب آپ کے ساتھ کھانے میں کوئی مہمان شریک نہ ہو۔ جب بھی کوئی مہمان آتا۔ اسکے کھانے پینے کا انتظام کرتے۔ مہمانوں کے آنے سے قبل ہی گھر آ جاتے اور میرے ساتھ کام میں ہاتھ بٹاتے۔ نماز بڑے ذوق شوق سے ادا کرتے۔ بچوں کو بھی ہر وقت نماز کی تاکید کرتے رہتے۔ آپ نے ۱۹۳۳ء میں ۲۰ سال کی عمر میں حج بھی کیا۔ آپ کو سچی خوابیں آتی تھیں۔ رشتہ داروں کے ساتھ آپ کا سلوک بے مثال تھا۔ میرے والدین بھائی بہنوں کی عزت کرتے اور ہر کام میں ان کو مشورہ دیتے۔

آپ کی ہمت اکثر قابل رشک ہی رہی۔ اچانک ۱۹۶۲ء میں ہارٹ اٹیک تھرامبوسس کا شدید حملہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے شفا عطا فرما دی۔ درمیان میں پھر دوبارہ ہارٹ اٹیک ہوا پھر شفا دیدی اپنی بیماری سے کبھی مایوس نہیں ہوتے تھے۔

اگست ۶۷ء میں آپ کی بیماری عود کر آئی۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث یورپ تشریف لے گئے تو آپ کو بہت رنج ہوا دعا کرنے لگے۔ اے خدا میں تیرے پاس آنے کے لئے ہر وقت تیار ہوں لیکن ایک ماہ کی مہلت مانگتا ہوں۔ تا حضور واپس تشریف لے آئیں۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی دعا کو قبول فرمایا اور آپ کئی ماہ تک ٹھیک رہے۔ پھر مارچ ۶۸ء میں بیماری نے یکایک پلٹا کھایا اور آپ شدید بیمار ہو گئے۔ تمام جسم متورم ہو گیا اور غنودگی طاری رہنے لگی میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا۔ اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی رنگ میں شفا دی بالآخر چند یوم بخار رہا اور خدائی نوشتے پورے ہوئے ۳۰ اگست بروز جمعہ رات ۱۰½ بجے اچانک اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

آپ نے جب وصیت کی تو اس کے بعد روزانہ رات کو گھر واپس آ کر پہلے تمام دن کی آمد و خرچ کا حساب کرتے اور روز کے روز جتنے پیسے بنتے اس سے کچھ زائد چندہ کے لئے الگ کر دیتے نہایت باقاعدگی سے حصہ آمد ادا کرتے رہے بیمار ہونے پر بچے بھی اسی نسبت سے ادا کرتے رہے اور ماہ بماہ جتنے پیسے بنتے مقامی سیکرٹری مال کو بھجوا دیتے۔ اس طرح آپ کی وفات پر آپ کی وصیت کا حساب بالکل صاف تھا بلکہ ڈھائی ہزار روپیہ زائد نکلا۔ آپ نے اپنی یادگار گیارہ بچے چھوڑے ہیں۔ دو بڑے بچوں کے علاوہ باقی بچے چھوٹے ہیں۔ اور یہ بار گراں میرے کندھوں پر آ پڑا۔ احباب کرام سے مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے درخواست دعا کرتی ہوں۔ خدا تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرما دے آمین اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلائے صبر کی توفیق عطا فرمائے اور ہر طرح ہمارا حامی و ناصر ہو آمین۔ آپ کی وفات پر حضرت اقدس کا خط کراچی سے نہایت مشفقانہ موصول ہوا۔ اسکے علاوہ حضرت آپا جان ام سیدہ متین صاحبہ اور محترمہ مہر آپا صاحبہ نے بھی خط اور تاروں سے میرے ساتھ ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ اور بیشمار بہنوں بھائیوں عزیزوں رشتہ داروں جس کو بھی پتہ چلا میرے ساتھ تعزیت کی۔ میں سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو بہترین جزا عطا فرمائے آمین

تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لینے والی بہنوں کیلئے

خوشخبری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۱۵ را خاء ۱۳۴۷ھش تک تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے حصہ لینے والی بہنوں کی فہرست معہ ان کی مالی قربانیوں کے پیش کی گئی۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے فرمایا!

"جزاھن اللہ احسن الجزاء"

اللہ تعالیٰ ہماری سب بہنوں کی مالی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے اور انہیں مزید قربانیوں کی توفیق دے کر ہمیشہ انہیں اور ان کے خاندانوں کو اپنے خاص فضلوں اور انعامات سے نوازے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

بشیر آباد اسٹیٹ میں تربیتی جلسہ

۲۰ ستمبر ۱۹۶۸ء کو ۸ بجے شب جلسہ زیر صدارت مکرم چوہدری غلام احمد صاحب امیر مقامی منعقد ہوا۔ مکرم محمد صدیق صاحب سلیم کی تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم محمد شفیع خان صاحب نے جو وقف عارضی کے سلسلہ میں یہاں تشریف لائے ہوئے تھے تقریر فرمائی۔ آپ نے درود شریف کی برکات پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر فرمائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ارفع اور اعلیٰ شان پر روشنی ڈالی آپ نے صحابہ کی فدائیت کے واقعات بھی بیان فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کی للہیت اور عشق و وفا کے واقعات بھی موثر رنگ میں بیان فرمائے۔

جلسہ کے دوران مکرم غلام محمد صاحب ملتانی معلم وقف جدید اور مکرم مبارک احمد صاحب ندیم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔

جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے حاضرین بہت تعداد میں شریک ہوئے۔ جلسہ ۱۰ بجے شب دعا پر ختم ہوا

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ بشیر آباد اسٹیٹ)

نمبر شمار	نام	رقم عطیہ
۳۱	محترمہ اہلیہ مرزا سعید احمد صاحب	۲ روپے
۳۲	〃 بیوہ خواجہ محمد شریف صاحب	۲ 〃
۳۳	〃 〃 مرزا احمد شفیع صاحب	۳ 〃
۳۴	〃 اہلیہ نواب دین صاحب ہاڈکاکارڈ	۱ 〃
۳۵	〃 〃 محمد شریف صاحب	۱ 〃
۳۶	〃 〃 عبد الرشید صاحب	۳ 〃
۳۷	〃 〃 نوشی محمد صاحب	۳ 〃
۳۸	〃 〃 چوہدری مظفر الدین صاحب	۲ 〃

پتہ مطلوب ہے

میر مبارک احمد صاحب تالپور سابق ساکن ڈاکٹر سلامت روڈ ہاؤس حیدرآباد (سندھ) جو کہ آجکل غالباً لاہور میں مقیم ہیں کا پتہ درکار ہے۔ جس صاحب کو ان کا موجودہ پتہ معلوم ہو یا اگر میر مبارک احمد خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ مستقل پتہ سے دفتر ہذا کو مطلع کریں۔ جزاکم اللہ

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

فضل عمر فاؤنڈیشن کی بابرکت تحریک میں عطیہ

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مولانا شمس صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ نمبر ۲ دارالصدر شرقی ربوہ نے اپنے حلقہ کی اُن ممبرات لجنہ اماء اللہ کی فہرست بھجوائی ہے جنہوں نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں عطیات پیش کئے ہیں۔ ان مخلص بہنوں کے اسمائے گرامی مع ادا کردہ عطیہ کے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب بہنوں کو اپنے دینی اور دنیوی انعامات سے نوازے۔ آمین۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

نمبر شمار	نام	رقم عطیہ
۱	محترمہ بیگم صاحبہ مرزا عزیز احمد صاحب (جب تک جاری رہے گا ۱۰ روپے ماہوار وعدہ)	۲۵۵ روپے
۲	〃 〃 〃 مولوی فضل الدین صاحب وکیل	۵۰ روپے
۳	〃 〃 〃 مولوی بقاپوری صاحب	۵۰ 〃
۴	〃 عتیقہ فرزانہ بنت مرزا عزیز احمد صاحب	۱۰۰ 〃
۵	〃 مرزا اکمل بیگ صاحب معرفت بیگم صاحبہ مرزا عزیز احمد صاحب	۱۰۰ 〃
۶	〃 امیر بیگم اہلیہ حاجی شاہ محمد عمر صاحب	۲۰ 〃
۷	〃 اہلیہ صاحبہ چوہدری شجاعت علی صاحب	۲۰ 〃
۸	〃 طاہرہ بیگم بنت مولوی محمد یعقوب صاحب	بالی طلائی ایک عدد
۹	〃 اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب	انگوٹھی 〃 〃
۱۰	〃 قاضی عبد اللہ صاحب	۱۰ روپے
۱۱	〃 والدہ محمد یعقوب صاحب	۱۰ 〃
۱۲	〃 اہلیہ کمال یوسف صاحب	۱۰ 〃
۱۳	〃 چوہدری عبد الواحد صاحب	۱۰ 〃
۱۴	〃 والدہ محمد اکرم صاحب	۱۰ 〃
۱۵	〃 اہلیہ سید عبد الباسط صاحب	۵ 〃
۱۶	〃 اہلیہ ملک عبد الرحمان صاحب	۵ 〃
۱۷	〃 اہلیہ ماسٹر ابراہیم صاحب	۵ 〃
۱۸	〃 اہلیہ میاں عبد السلام صاحب زرگر	۵ 〃
۱۹	〃 اہلیہ محمد اسمٰعیل صاحب	۵ 〃
۲۰	〃 〃 چوہدری محمد علی صاحب	۵ 〃
۲۱	〃 محمودہ ایاز بنت مختار احمد ایاز	۵ 〃
۲۲	〃 اہلیہ محمد الیاس صاحب	۵ 〃
۲۳	〃 〃 چوہدری منور احمد صاحب	۵ 〃
۲۴	〃 〃 جلال دین صاحب	۵ 〃
۲۵	〃 〃 محمد انور صاحب	۱۰ 〃
۲۶	〃 〃 محمد اسحاق صاحب	۵ 〃
۲۷	〃 〃 حکیم الدین ابن چوہدری ہدایت اللہ صاحب	۵ 〃
۲۸	〃 〃 اہلیہ چوہدری صلاح الدین صاحب	۲ 〃
۲۹	〃 〃 مرزا انور بیگ صاحب	۱ 〃
۳۰	〃 〃 غلام حضور صاحب	۱ 〃

دعائے مغفرت

میری ایک نہایت عزیز سہیلی ریحانہ کا عین جوانی میں اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا ہے۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے عمر دو سال اور دو چھوٹی بچیاں چھوڑی ہیں۔ سب بہنوں اور بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انکی والدہ کو صبر جمیل عطا کرے۔

(نصیرہ ملک، کراچی)

96

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ساہیوال شہر میں مقررہ نرخوں پر چینی کی فروخت

ساہیوال ۲۳ اکتوبر۔ ساہیوال شہر میں عوام کو مقررہ نرخوں پر چینی مہیا کرنے کیلئے سات ڈپو کھول دیئے گئے ہیں جہاں سے ایک وقت میں نو چھٹانک چینی ایک روپے میں حاصل کر سکتا ہے ضلع میں عنقریب خاصی مقدار میں چینی پہنچ جائے گی جسے رکھنے کے لئے ضلع میں مختلف علاقوں میں ایک سو بارہ گودام تیار کئے جا رہے ہیں ان گوداموں میں بیس ہزار ٹن چینی رکھنے کی گنجائش ہوگی۔

صدر ایوب تمام علاقوں کی ترقی کے خواہاں ہیں

سکھر ۲۳ اکتوبر۔ مغربی پاکستان مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری اور قومی اسمبلی کے رکن سردار خضر حیات خان نے کہا ہے کہ صدر ایوب خان ملک کے تمام علاقوں میں گہری دلچسپی لے رہے ہیں۔ ان کی حکومت پسماندہ علاقوں کو زیادہ امداد دے رہی ہے تاکہ انہیں ترقی یافتہ علاقوں کے برابر لایا جا سکے انہوں نے یہ بات کل سکھر میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہی جس کی صدارت صوبائی وزیر داخلہ قاضی فضل اللہ نے کی۔ جلسے میں پاکستان مسلم لیگ کے لیڈروں، ارکان بنیادی جمہوریت اور ممتاز شہریوں نے بھی شرکت کی۔

سردار خضر حیات خان نے کہا ہم اس بات سے پوری طرح باخبر ہیں کہ جب تک ملک کے مختلف علاقے زندگی کے ہر شعبے میں ترقی نہ کریں گے۔ پاکستان مجموعی حیثیت سے اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا۔

سکھ ہوم لینڈ کا مطالبہ ترک نہیں کیا جائیگا

راولپنڈی ۲۳ اکتوبر۔ مشرقی پنجاب کے سکھوں کی سیاسی جماعت اکالی دل نے صوبہ کا ضمنی انتخاب سکھ ہوم لینڈ کے سوال پر لڑنے کا اعلان کیا ہے۔ اکالی دل نے انتہا پسند ہندوؤں کی جماعت جن سنگھ کی یہ تجویز مسترد کر دی ہے کہ اگر سکھ خود مختاری کے مطالبہ سے دستبردار ہو جائیں تو ہندو ضمنی انتخاب میں اکالی دل کے امیدواروں کی حمایت کریں گے۔

مشرقی پنجاب میں اس وقت صدر راج نافذ ہے اور صوبے میں آئندہ جنوری کے دوران ضمنی انتخابات ہوں گے۔ انتخابات میں حصہ لینے کے لئے اکالی دل کے ماسٹر تارا سنگھ گروپ اور سنت فتح سنگھ گروپ نے اپنی علیحدہ حیثیت ختم کر دی ہے اور ایک متحدہ اکالی دل کا وجود عمل میں آگیا ہے۔ دونوں گروپوں میں گذشتہ دس سال سے چپقلش چلی آ رہی تھی۔ اب دونوں گروپوں کے اتحاد کے بعد کانگریس کی کامیابی کے تمام امکانات ختم ہو گئے ہیں۔ اس سے بھارت کی مرکزی حکومت سخت پریشان ہے کیونکہ نہ صرف کانگریس کا اقتدار خطرے میں پڑ گیا بلکہ سکھ ایک بار پھر اس مطالبہ پر متحد ہو گئے ہیں کہ انہیں خود مختاری دی جائے۔

موجودہ حکومت تعلیم کی طرف خاص توجہ دے رہی ہے

لائل پور ۲۳ اکتوبر۔ صوبائی وزیر تعلیم خان محمد علی خان نے طلباء سے اپیل کی ہے کہ وہ شر پسند عناصر کے کہنے میں نہ آئیں بلکہ اپنی شاندار روایات پر عمل کرتے ہوئے خوب جی لگا کر تعلیم حاصل کریں۔ موجودہ حکومت تعلیم کو سب سے زیادہ اہمیت دیتی ہے۔ گذشتہ دس سال میں تعلیمی شعبہ میں ہونے والی ترقی حکومت کی اس پالیسی کا نتیجہ ہے وہ کل یہاں ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے

خان محمد علی خان نے کراچی میں طلباء کے ہنگاموں کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ کراچی میں حالات معمول پر آگئے ہیں۔ یکم نومبر سے تمام تعلیمی ادارے دوبارہ کھل جائیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ چوتھے پنجسالہ منصوبہ میں افرادی وسائل کو فروغ دیا جائے گا بالخصوص فنی اور پیشہ وارانہ تعلیم کی رفتار تیز کر دی جائے گی۔

حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر فرماتے ہیں۔
"میں تریاق سلیمانی ایک مدت سے استعمال کر رہا ہوں اور مجھے اس سے بہت فائدہ ہوا ہے۔ میں ہمیشہ اس کی ایک شیشی اپنے پاس رکھتا ہوں میرے نزدیک یہ امراض معدہ کے لئے بہت مفید اور خوش ذائقہ دوا ہے"

تریاقِ سلیمانی

بدہضمی، تبخیر معدہ، ہیضہ، متلی، قے اور درد شکم کیلئے تریاق ہے
قیمت:۔ چھوٹی شیشی ایک روپیہ، دو روپیہ
چار روپے، چھ روپے

المنار دواخانہ گول بازار ربوہ

بے بی ٹانک

بچوں کی کمزوری، سوکھا پن، بدہضمی، دستوں، دانت نکالنے کی تکالیف اور مٹی کھانے کی عادت کے لئے بے نظیر اور بے مثال ٹانک -/۳ روپے
کورونیشن بلیو کیمیکل ہومیو پیتھک کمپنی ۵ کمرشل بلڈنگ مال۔ لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو پیتھک گول بازار ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینجر روزنامہ الفضل ربوہ
سے خط و کتابت کیا کریں

امانت تحریک جدید کے متعلق

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے۔ اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور پھر اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری ہے گی۔ غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں"

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

واقفین بعد ریٹائرمنٹ کے لئے ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری کے مطابق واقفین بعد ریٹائرمنٹ کا خاص اجتماع مورخہ ۲۷ اخاء/اکتوبر بروز اتوار بعد نماز ظہر تین بجے احاطہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں ہوگا۔ انشاء اللہ۔ جملہ واقفین کی حاضری ضروری ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان سے خطاب فرمائیں گے۔

اس اجتماع میں امراء صاحبان بھی شرکت فرمائیں گے،

خاکسار ابو العطاء جالندھری
نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

ہمدردِ نسواں (رجسٹرڈ) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۲۰ روپے

نماز کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ انسان سمجھے کہ خدا تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے

اور اگر انسان کو یہ مقام حاصل نہیں تو وہ کم از کم یہ سمجھے کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کے اصل معنے واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تُو یہ سمجھے کہ تُو خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اور اگر تجھے یہ مقام حاصل نہیں تو تُو یہ سمجھ کہ خدا تعالیٰ تجھے دیکھ رہا ہے اس کے متعلق یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ خدا تو ہر انسان کو ہر حالت میں دیکھ رہا ہے کیا اسلام کی رُو سے یہ کہنا جائز ہوگا کہ خدا فلاں کو دیکھ رہا ہے اور فلاں کو نہیں دیکھ رہا۔ یا خدا عیسائیوں کو نہیں دیکھ رہا، ہندوؤں کو نہیں دیکھ رہا، سکھوں کو نہیں دیکھ رہا۔ لیکن مسلمانوں کو دیکھ رہا ہے۔ یا زید نماز نہ پڑھنے والے کو خدا نہیں دیکھ رہا۔ اور زید نماز پڑھنے والے کو خدا تعالیٰ دیکھ رہا ہے اگر ایسا ہوتا کہ جب بندہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا تبھی خدا اسے دیکھتا تو کئی لوگ جان بوجھ کر نماز چھوڑ دیتے اور سمجھتے کہ نہ ہم نماز پڑھیں گے اور نہ خدا ہمیں دیکھے گا پس جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ نماز کا ادنیٰ مقام یہ ہے کہ انسان یہ سمجھے کہ خدا اُسے دیکھ رہا ہے تو اس کے یہ معنے تو نہیں ہو سکتے کہ انسان یہ سمجھے کہ خدا تعالیٰ نماز پڑھنے والے کو تو دیکھتا ہے اور جو نماز نہیں پڑھتا اسے نہیں دیکھتا کیونکہ اس صورت میں کمزور لوگ نماز نہ پڑھنے کو اپنے لئے زیادہ برکت کا موجب سمجھتے اور وہ خیال کرتے کہ نہ ہم نماز پڑھیں گے اور نہ ہمیں خدا دیکھے گا۔ پھر اور معنے بھی اس کے لئے جا سکتے ہیں اور وہ یہ کہ فی الواقعہ تو خدا تعالیٰ انسان کو نہیں دیکھ رہا۔ لیکن تم یہ سمجھو کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اگر یہ معنے لئے جائیں تو یہ جھوٹ بن جاتا ہے۔ اگر خدا ہمیں نہیں دیکھ رہا اور ہم یہ سمجھ رہے ہیں کہ خدا ہمیں دیکھ رہا ہے تو ہم اپنے نفس کو دھوکا دیتے ہیں۔ اور ایک جھوٹا تصور اپنے ذہن میں پیدا کرتے ہیں پس یہ دونوں معنے نہیں لئے جا سکتے۔ نہ یہ معنے لئے جا سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہم کو عام طور پر نہیں دیکھتا لیکن جب ہم نماز پڑھتے ہیں تو وہ ہمیں دیکھتا ہے اور نہ یہ معنے لئے جا سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہم کو حقیقتاً نہیں دیکھ رہا لیکن ہمیں یہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ ہمیں دیکھ رہا ہے۔ جب یہ دونوں معنے غلط ہیں تو ہمیں لازماً اس کے کوئی اور معنے لینے پڑیں گے۔ جو قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ہوں۔ اور وہ معنے یہی ہیں کہ اس جگہ سمجھ لو کے معنے یقین کر لینے کے ہیں۔ گویا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ تم سمجھ لو کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے اس کے معنے یہ ہیں کہ تمہیں یقینی طور پر اس بات کو محسوس کرنا چاہیئے کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اور یقینی علم اور محض خیال اور وہم میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ایک آدمی صرف خیال کرتا ہے کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے اور ایک آدمی اس یقین کامل پر قائم ہوتا ہے کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ بظاہر دونوں یہی سمجھتے ہیں کہ خدا انہیں دیکھ رہا ہے لیکن ایک کا تصور محض وہم پر مبنی ہوتا ہے جو جھوٹ بھی ہو سکتا ہے اور دوسرا یقین کی مضبوط بنیادوں پر قائم ہوتا ہے ایک کو بڑی آسانی کے ساتھ متزلزل کیا جا سکتا ہے اور دوسرا شخص جو اپنے اندر کامل یقین پیدا کئے ہوئے ہوتا ہے اُسے دنیا کی کوئی طاقت متزلزل نہیں کر سکتی"

(تفسیر کبیر۔ سورۃ العنکبوت ص ۳۳۵)

سیٹھ محمد یوسف صاحب بانی کا افسوسناک انتقال

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

(مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

انسانی زندگی کتنی ناپائیدار ہے اور انسان کتنا کمزور اور ضعیف ہے کوئی نہیں جانتا کہ اسے کب اور کہاں موت کا بلاوا آ جائے گا۔

محترم سیٹھ محمد یوسف صاحب بانی چنیوٹ کے مشہور شیخ تاجر خاندان کے ایک فرد تھے کلکتہ میں ان کا کاروبار تھا وہ پاکستان بننے کے بعد بھارت کے باشندے تھے۔ گزشتہ دنوں اپنے بیٹے محمود احمد بانی کی شادی رچانے کے لئے کلکتہ سے چنیوٹ آئے اور ابھی دو ہفتے نہیں گذرے کہ انہوں نے نکاح کی تقریب منعقد کی مجھے چنیوٹ بلایا اور میں نے نکاح کا اعلان کیا۔ اور خوشی خوشی شادی ہوئی

اچانک ۲۳ اخاء (اکتوبر) کی صبح چنیوٹ سے آنے والے دوست یہ خبر لائے کہ سیٹھ محمد یوسف صاحب بانی رات کو حرکت قلب بند ہونے سے فوت ہو گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ عرصہ سے ذیابیطس کے بیمار تھے لیکن گزشتہ دنوں ان کی صحت اچھی معلوم ہوتی تھی۔ گو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ انسان کی موت کا کون وقت مقدر ہے۔

سیٹھ صاحب کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور ۲۳ اکتوبر بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو عام قبرستان میں دفن کیا گیا۔ جس بچے کی شادی کے سلسلے میں آپ چنیوٹ آئے تھے وہ کلکتہ جا چکے ہیں معلوم ہوا ہے کہ ان کی طرف سے کل ہی سیٹھ صاحب کے نام تار آیا ہے کہ بچے کب کلکتہ پہنچ رہے ہیں۔

سیٹھ صاحب موصوف بہت سی خوبیوں کے مالک تھے لمبی بیماری کی وجہ سے خاصی تکلیف اٹھائی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور انہیں اپنی رحمت سے جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان پس ماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

جنرل یحییٰ خان کی قیادت میں اعلیٰ سطح کا فوجی وفد نومبر کے پہلے ہفتہ میں چین کا دورہ کرے گا

وفد میں تینوں مسلح افواج کے نمائندے شامل ہوں گے

راولپنڈی ۲۴ اکتوبر۔ پاکستان آرمی کے کمانڈر انچیف جنرل اے ایم یحییٰ خان کی قیادت میں اعلیٰ سطح کا ایک فوجی وفد نومبر کے پہلے ہفتے میں چین جائے گا وفد میں بری فوج کے علاوہ فضائیہ اور بحریہ کے نمائندے بھی شامل ہوں گے۔

سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ یہ وفد خیر سگالی کے دورے پر چین جا رہا ہے۔ وفد میں جنرل اے ایم خان کے علاوہ میجر جنرل محمد اکبر خان، بریگیڈیر محمد اکرم (آرمی) کموڈور محمد شریف (بحریہ) اور ایئر کموڈور سید مسعود (فضائیہ) اور کمانڈر انچیف پاکستان آرمی کے ذاتی عملہ کے ارکان شامل ہوں گے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ جنرل اے ایم یحییٰ خان کی قیادت میں پاکستان کا ایک فوجی وفد حال ہی میں روس کا دورہ کر چکا ہے وفد نے روس میں فوجی ساز و سامان تیار کرنے والے بعض اداروں کا معائنہ کیا تھا اور جدید ترین جنگی ہتھیار دیکھے تھے یہ پہلا موقع تھا کہ پاکستان کے کسی فوجی وفد نے روس کا دورہ کیا تھا۔

جائداد قابل فروخت

ایک دوست فوری ضرورت کے ماتحت اپنی کچھ جائداد مشتملہ مکان و دکان واقعہ بازار ربوہ فروخت کرنا چاہتے ہیں خواہشمند احباب خاکسار کو ملیں یا خط و کتابت فرمائیں۔

(منیر الدین انسپکٹر تحریک جدید ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴